بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

إنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم سوموار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۲ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ – ۲۸ شہادت ۱۳۵۹ھش – ۲۸ اپریل ۱۹۸۰ء | نمبر ۹۶

اخبار احمدیہ

اسلام آباد ۲۷ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی بذریعہ ٹیلیفون موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق

حضور کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم شافیٔ مطلق جلد از جلد حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آپ کے مقاصد دینیہ میں الٰہی تائیدات سے نوازے اور ہر ہر گام پر آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۶ تا ۲۳ مئی ایوانِ محمود میں منعقد ہوگی۔ ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے قائدین اس سلسلہ میں کوشش کریں۔ اور مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زمیندار جماعتیں لازمی چندہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

سولھویں فضل عمر درس القرآن کلاس
سال ۱۹۸۰ء
۲۳ جون سے ۲۸ جولائی تک منعقد ہوگی
امراء کرام و صدر صاحبان توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۲۲ جون سے ۲۸ جولائی ۱۹۸۰ء تک ربوہ میں منعقد ہوگی۔ جملہ امراء کرام / صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ طلباء اور طالبات کو تعطیلات موسم گرما کے دوران اس کلاس سے استفادہ کرنے کی خاطر مرکز سلسلہ میں بھجوانے کی تحریک فرمائیں۔

قیام و طعام کا انتظام حسب سابق مرکز کرے گا۔ کلاس میں شمولیت کے لئے امیر / صدر صاحب کی تصدیق اور موسم کے لحاظ سے اپنا بستر ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم۔ جواہر الکلام

قرآن کریم ان کے لئے ہے جن کی فطرت اس ہدایت کے مناسب حال واقعہ ہے

اس ہدایت سے صرف وہی فائدہ اٹھائیں گے جن کی فطرت میں کسی نفسانی ظلمت کا غلبہ نہیں ہے

ارشاد باری تعالیٰ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (البقرۃ۔۳)

ترجمہ: یہی کامل کتاب ہے۔ اس (امر) میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"قرآن حکیم فی نفسہٖ ایک معجزہ ہے جو شکوک اور شبہات کے دور کرنے میں سیف قاطع کا حکم رکھتا ہے۔ اور خداشناسی کے بارہ میں معرفت ہونا چاہیئے کے ظنّی مرتبہ میں نہیں چھوڑتا بلکہ ہے کے یقینی اور قطعی مرتبہ تک پہنچاتا ہے۔۔۔۔ علّت غائی نزول قرآن شریف کو جو راہ نمائی اور ہدایت ہے صرف متقین میں منحصر کر دیا اور فرمایا هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ یعنی یہ کتاب صرف ان جواہر قابلہ کی ہدایت کے لئے نازل کی گئی ہے جو بوجہ پاک باطنی و عقلِ سلیم و فہمِ مستقیم و شوقِ طلبِ حق و نیت صحیح انجام کار درجۂ ایمان و خداشناسی و تقویٰ کامل پر پہنچ جائیں گے یعنی جن کو خدا اپنے علم قدیم سے جانتا ہے کہ ان کی فطرت اس ہدایت کے مناسب حال واقعہ ہے اور وہ معارف حقانی میں ترقی کر سکتے ہیں وہ بالآخر اس کتاب سے ہدایت پا جائیں گے۔ اور بہرحال یہ کتاب ان کو پہنچ رہے گی اور قبل اس کے جو وہ مریں خدا ان کو راہ راست پر آنے کی توفیق دے دیگا۔ اب دیکھو اس جگہ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے علم میں ہدایت پانے کے لائق ہیں اور اپنی اصل فطرت میں صفت تقویٰ سے متصف ہیں۔ وہ ضرور ہدایت پا جائیں گے۔ اور پھر ان آیات میں جو اس آیت کے بعد لکھی گئی ہیں اس کی زیادہ تر تفصیل کر دی اور فرمایا کہ جس قدر لوگ (خدا کے علم میں) ایمان لانے والے ہیں وہ اگرچہ ہنوز مسلمانوں میں شامل نہیں ہوئے پر آہستہ آہستہ سب شامل ہو جائیں گے۔ اور وہی لوگ باہر رہ جائیں گے جن کو خدا خوب جانتا ہے کہ طریقہ حقۂ اسلام قبول نہیں کریں گے اور گو ان کو نصیحت کی جائے یا نہ کی جائے ایمان نہیں لائیں گے۔ یا مراتب کاملہ تقویٰ و معرفت تک نہیں پہنچیں گے۔ غرض ان آیات میں خدا تعالیٰ نے کھول کر بتلا دیا کہ ہدایت قرآنی سے صرف متقی متمتع ہو سکتے ہیں جن کی اصل فطرت میں غلبہ کسی ظلمت نفسانی کا نہیں اور یہ ہدایت ان تک ضرور پہنچ رہے گی۔ لیکن جو متقی نہیں ہیں نہ وہ ہدایت قرآنی سے کچھ نفع اٹھاتے ہیں اور نہ یہ ضرور ہے کہ خواہ نخواہ ان تک ہدایت پہنچ جائے۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۸۴ بحوالہ تفسیر سورۃ بقرہ از حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۳۰۴)

پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر۔ سید عبدالحی۔ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ر جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

۲۸ر شہادت ۱۳۵۹ہش

تحصیل علم کے طیّب و شیریں ثمرات اور عظیم الشان برکات

دلی لگن اور کمال درجہ شغف و انہماک سے علم حاصل کرنا اور زندگی بھر حاصل کرتے چلے جانا ہر مومن مرد اور مومن عورت کا فرض ہے۔ اس فریضہ کی اہمیّت پر ہم قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی رُو سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ آج اس ضمن میں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں تحصیل علم کی جدّوجہد کے طیّب و شیریں ثمرات اور عظیم الشان برکات کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔

جیسا کہ ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں، اللہ تعالیٰ نے سورۃ المجادلہ کی آیت ۱۲ میں یہ فرما کر کہ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ حصولِ علم کی جدّوجہد کے طیّب و شیریں ثمرات اور عظیم الشان برکات کی طرف نہایت بلیغ انداز میں اشارہ فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی متعدد احادیث میں ان ثمرات و برکات پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان سب احادیث کو یہاں درج کرنا باعث طوالت ہوگا۔ البتہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تحصیل علم کے طیّب و شیریں ثمرات اور عظیم الشان برکات کا اجمالی طور پر مختصر لیکن بہت جامع انداز میں ذکر فرمایا ہے۔ وہ حدیث ہم ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ حدیث مذکور جیسا کہ حضرت امام ترمذیؒ نے جامع ترمذی کی کتاب العلم میں اسے درج کیا ہے یہ ہے:-

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ، وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ. وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

ترجمہ:- حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جو شخص علم کی تلاش میں نکلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پر اس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے زمین و آسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اُس کے حق میں دُعا کرتی ہیں۔ عالم (باعمل) کی فضیلت (بے علم) عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاءؑ روپیہ پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑ جاتے بلکہ ان کا ورثہ علم و عرفان ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ بڑا نصیبہ اور خیر کثیر حاصل کرتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان احادیث کی شرح کرتے ہوئے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحصیل علم کی اہمیّت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالی ہے ان جملہ برکات کا بہت بلیغ و مانع انداز میں احاطہ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"جب ایک شخص مدینہ سے سینکڑوں میل کا سفر اختیار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابودرداءؓ کے پاس ایک حدیث سننے کے لئے دمشق آیا تو ابودرداءؓ نے اسے وہ حدیث بھی سنائی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا ہوا ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کی غرض سے کسی رستہ کا سفر اختیار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اُس کے لئے اس کے علاوہ جنت کا رستہ بھی کھول دیتا ہے۔ اور ایک دوسری حدیث میں آنحضرت ۴۴

نوجوان علم کا نور عام کرنے کی کوشش کریں

جب تک علم عام نہ ہو جماعت پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک اہم ہدایت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۰ر مارچ ۱۹۳۵ء کو خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:

"ایک بات جس کی طرف میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں وہ علم کا عام کرنا ہے۔ میں پہلے ان کو توجہ دلا چکا ہوں کہ ان کا فرض ہے کہ علم سیکھیں لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی شخص کا نیکی حاصل کرنا اسے بچا نہیں سکتا جب تک اُس کے اردگرد بھی نیکی نہ ہو۔ آپ اپنے بچے کو کتنا سچ بولنے کی عادت کیوں نہ ڈالیں وہ کبھی سچا نہیں ہو سکتا جب تک اس کے محلہ میں دوسرے بچے جھوٹ بولتے ہیں۔ پس ان کا اپنا علم حاصل کر لینا کام نہیں آ سکتا جب تک کہ دوسروں میں تعلیم کی اشاعت نہ کریں۔ کچھ عرصہ سے میں نے اُن کے سپرد یہ کام کیا ہوا ہے کہ قادیان میں کوئی اَن پڑھ نہ رہے اور جب یہاں یہ کام ہو جائے گا تو پھر باہر بھی اسے شروع کیا جائے گا...... کوشش کریں کہ سال دو سال کے عرصہ میں کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو پڑھا ہوا نہ ہو۔ خواہ احمدی عورت ہو یا مرد، بچہ ہو یا بوڑھا، سب پڑھے ہوئے ہونے چاہئیں۔ اس کے لئے چھوٹے سے چھوٹا معیار مقرر کر لیا جائے اور پھر اس کے مطابق سب کو تعلیم دی جائے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک علم عام نہ ہو جماعت پورا فائدہ نہیں اُٹھا سکتی۔"

(الفضل ۲۸ر مارچ ۱۹۳۹ء بحوالہ مشعلِ راہ صفحہ ۱۹۲)

۴۴ - صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک عالم انسان کا درجہ ایک ایسے عابد انسان کے مقابلہ پر جو اپنی عبادت کے باوجود علم کی وسعت سے خالی ہے ایسا ہے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کے مقابلہ پر ایک عام ستارہ ہوتا ہے۔ اور ایک تیسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ ایک عالم انسان شیطان پر ہزار عابدوں سے بھی زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ اور ایک چوتھی حدیث میں فرماتے ہیں کہ میری اُمت کی بہترین بھلائی نیک علماء میں ہے۔ اور ایک پانچویں حدیث میں فرماتے ہیں کہ علماء تو گویا نبیوں کے وارث ہوتے ہیں۔ مگر جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے سچا علم وہی ہے جس کے ساتھ تقویٰ اور نیکی اور عمل صالح شامل ہوں۔ اگر یہ نہیں تو علم ایک گدھے پر لدے ہوئے بوجھ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

الغرض اسلام میں علم کے حصول کی انتہائی تاکید کی گئی ہے اور سچے علم کا وہ مقام تسلیم کیا گیا ہے جو ایمان کے بعد کسی دوسری چیز کو حاصل نہیں۔ اور پھر علم کو ایک غیر محدود چیز قرار دے کر ہدایت کی گئی ہے کہ خواہ تمہیں کتنا ہی علم حاصل ہو جائے پھر بھی مزید علم کے حصول کی کوشش کرتے رہو چنانچہ اور تو اور خود فخر موجودات سرورِ کائنات سید الرسل حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ قرآن مجید میں یہ دُعا سکھاتا ہے کہ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا یعنی اے رسول! تم ہمیشہ یہ دُعا مانگتے رہو کہ خدایا میرے علم میں ہمیشہ ترقی عطا کر۔ اور پھر جیسا کہ حدیث زیر نوٹ (طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ) میں صراحت کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کے حصول کو صرف مردوں تک محدود نہیں کیا بلکہ عورتوں کو بھی اسی طرح تاکید فرمائی ہے۔"

(چالیس جواہر پارے صفحہ ۱۶۶-۱۶۷)

الغرض قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے تحصیل علم کی عظمت و اہمیّت ظاہر و باہر ہے اور اس کے ثمرات اس قدر طیّب و شیریں اور اس کی برکات اس درجہ عظیم الشان ہیں کہ جو دین و دنیا ہی کی نہیں بلکہ اگلے جہان کی فلاح پر بھی حاوی ہیں۔ لیکن ضروری ہے کہ علم کی تحصیل نیکی، تقویٰ اور اعمال صالحہ کی بجا آوری اور خدمت دین کی نیت سے کی جائے اور اگر یہ نہیں تو پھر ایسا علم ایک گدھے پر لدے ہوئے بوجھ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند تعالیٰ نے دنیا کے لئے کامل اسوہ حسنہ بنا کر بھیجا اور جو بھی رہتی دنیا تک دنیا میں نیکی کی جائے گی وہ اگر آپ کے اسوہ حسنہ کے سانچے میں پوری اترتی ہے تو وہ نیکی ہے۔ ورنہ بدی کے نام سے اس کو موسوم کیا جائیگا لوگ قربانیاں کرتے ہیں اور پھر ان پہ فخر کر کے دوسروں کو اپنے سامنے سرنگوں ہوتے دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجسم قربانی ہونے کے پھر بھی ایک عاجز بندے ہونے کا اظہار فرماتے رہے جس کا ذکر خداوند تعالیٰ نے بایں الفاظ قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ"

تو کہدے کہ میں بھی تمہاری طرح ایک عاجز انسان ہوں۔

آنحضرتؐ کی قربانیوں کے بارہ میں ارشادِ خداوندی

خداوند تعالیٰ نے آپ کی قربانیوں کے متعلق فرمایا کہ:۔

"قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ"

(۶/۱۶۳-۱۶۴)

ترجمہ: تو ان سے کہدے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس (امر کا) حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

قربانی کن حالات میں ہوتی ہے:

قربانی ایسے حالات میں کی جاتی ہے جب قربانی دینا اپنے اختیار میں ہو لیکن قربانی دینے سے لوگوں کے فوائد مدِّنظر ہوں۔ قربانی کے یہ معنی نہیں کہ کوئی زبردستی چھین لے اور پھر ان قربانیوں میں دوام ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ وہی قربانیاں یا کام اچھے ہوتے ہیں جو دائمی ہوں اور جب کوئی نیکی کرے تو اس کو قائم و دائم رکھنے کی جدوجہد کیا کرے۔

قربانی کی دو قسمیں:

ایک قسم کی قربانی جبری ہوتی ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے تنگ کیا اور ہر ممکن تکلیف دی تا کہ آپ صداقت کو چھوڑ دیں مگر آپ نے اس کو نہ چھوڑا۔

اور دوسری قسم کی قربانیاں خوشی ہوتی ہیں جن کے لئے حالات نے آپ کو مجبور نہیں کیا تھا۔ مزید برآں آپ نے اسکراہی قربانیاں دیں اور رضائی بھی۔ اسکراہی قربانیاں بھی ہیں جن کو دل پسند نہیں کرتا تھا۔ مگر لوگوں کے منافع کی خاطر اور ان کے منافع کے پیش نظر قربانی کرنا ضروری ہو جاتا ہے جیسے جنگ کرنا۔ علاوہ ازیں ایسی قربانیاں بھی آپ سے رونما ہوئیں جن کو آپ پسند کرتے تھے جیسے مال و دولت کی قربانی۔ آپ کی قربانیوں کا بیشتر حصہ دائمی مقصد کو [illegible] نہ کہ عارضی مقصد کی خاطر۔ الغرض آپ کی قربانیاں بلحاظ کمیت و کیفیت نہایت عظیم الشان، حیرت انگیز اور اگلے پچھلوں کے لئے کامل نمونہ تھیں۔

قربانی کی شقیں:

قربانی کی کئی شقیں ہیں:۔

(۱) شہوات کی قربانی۔ یعنی شہوات کو مٹا دینا۔

(۲) جذبات کی قربانی۔

(۳) مال کی قربانی

(۴) وطن کی قربانی۔ یعنی وطن کو چھوڑ دینا

(۵) دوستوں کی قربانی۔

(۶) رشتہ داروں کی قربانی۔ یعنی خدا کے لئے ان کو چھوڑ دینا۔

(۷) عزت کی قربانی۔ یعنی خدا تعالیٰ اور دائمی صداقتوں کے لئے ذلت کو برداشت کرنا۔ یا عزت حاصل کرنے کے مواقع کو چھوڑ دینا۔

(۸) آرام کی قربانی۔

(۹) آسائش کی قربانی۔

(۱۰) آئندہ نسل کی قربانی۔

(۱۱) رشتہ داروں کی آسائش کی قربانی۔

(۱۲) اپنی جان کی قربانی۔

(۱۳) دوستوں کے احساسات کی قربانی۔

مندرجہ بالا عنوانات کی مختصر تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات کی روشنی میں درج ذیل ہے:۔

(۱) شہوات کی قربانی:

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شادی کی تو آپ پچیس سالہ نوجوان تھے جس عورت سے شادی کی اس کی عمر چالیس سال تھی۔ یہ اس لئے ہوا کہ آپ کی انتہائی خواہش تھی کہ اپنا سارا وقت مخلوقِ خدا کی خدمت میں خرچ کریں اور اپنی توجہ کا مرکز خدمت خلق کو بنائیں۔ ورنہ آپ کی صحت کا یہ حال تھا کہ تریسٹھ سال کی عمر میں صرف بیس بال سفید آپ کی ریش مبارک میں آئے تھے [illegible] سب کام آپ خود ہی انجام دیا کرتے تھے اور نمازیں بھی خود پڑھایا کرتے تھے اور پھر جب آپ ادھیڑ عمر کو پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اور مسلمات عورتوں میں اسلامی مسائل کے رائج کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اور شادیاں کریں تو پھر اسی عمر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ اور اسی ضرورت کے پیش نظر یکے بعد دیگرے دوسری عورتوں سے بھی شادیاں کیں۔ اگرچہ نوجوانی کے عالم میں اتنی شادیاں ایک نوجوان کی کمر ہمت توڑ دیتی ہیں مگر آپ نے اس ادھیڑ عمر میں کئی شادیاں کر کے اپنے جذبات کی قربانی دے کر اسوۂ حسنہ قائم فرمایا۔

جذبات کی قربانی:

بے شک آپ مجسم قربانی تھے مگر قربانی کی بھی مختلف نوعیت ہوتی ہے۔ آپ نے عدل و انصاف قائم کر کے اپنے جذبات کی بھی قربانی پیش کی۔ آپ کے چچا عباسؓ آپ سے از حد محبت کرنے والے تھے اور آپؐ کو مکہ کے کفار کی خبریں بھی بھیجا کرتے تھے۔ مگر جنگ بدر میں کفار آپ کو اصرار کر کے جنگ میں لے گئے۔ جب کفار کو شکست فاش ہوئی تو قیدیوں میں حضرت عباسؓ بھی پکڑے گئے۔ اس وقت قیدیوں کو بھاگنے سے روکنے کے لئے کوئی سامان نہ تھا۔ اس واسطے قیدیوں کو رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ اور رسیاں مضبوطی سے باندھی گئیں۔ حضرت عباسؓ امیر آدمی تھے اور ناز و نعم میں پلے ہوئے تھے۔ آپؓ رسیوں کے باندھنے کی تکلیف برداشت نہ کر سکے تو کراہنے لگے۔ ان کی کراہنے کی آواز سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے دیکھا کہ آپ کبھی ایک کروٹ بدلتے تھے، کبھی دوسری۔ تو سمجھ لیا کہ آپ کی اس بے چینی کا سبب حضرت عباسؓ کا کراہنا ہے۔ تو انہوں نے چپکے سے حضرت عباسؓ کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد جب آپؐ کو ان کے کراہنے کی آواز نہ آئی تو آپ نے فرمایا کہ عباسؓ کو کیا ہوا؟ کہ ان کے کراہنے کی آواز نہیں آتی۔ تو صحابہؓ نے کہا کہ آپؐ کی تکلیف کو دیکھ کر ہم نے ان کی رسیاں ڈھیلی کر دی ہیں۔ تب آپؐ نے فرمایا:۔

"سب کی رسیاں ڈھیلی کر دو
یا پھر عباسؓ کی رسیاں
بھی سخت کر دو۔"

یہ قربانی کتنی شاندار ہے۔

حضرت عباسؓ آپؐ کے چچا تھے اور محبت کرنے والے چچا تھے۔ آپؐ نے پسند نہ فرمایا کہ جبکہ آپؐ کی رسیاں ڈھیلی کر دی گئی ہیں تو پھر دوسروں کی رسیاں ڈھیلی نہ کی جائیں۔ پھر جب وہ دوسروں کی رسیاں ڈھیلی کر دی گئیں تو آپؐ کو چین آیا اور آپؐ تسلی سے سو گئے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین آپ کی تبلیغ سے سخت مشتعل ہو گئے اور حضرت ابوطالب کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اپنے بھتیجے کو ہمارے بتوں کے خلاف وعظ کرنے سے روکو۔ ورنہ ہم مقابلہ کریں گے۔ اور ہر قسم کا نقصان پہنچائیں گے۔ یہ وقت بہت بڑی مصیبت کا تھا۔ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلایا اور مخالفین کی شکایات اُن کو سنائی اور کہا۔ اب تو وہ دھمکیاں دے رہے ہیں کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تم بتوں کے خلاف وعظ کرنے سے رک جاؤ۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ پہنچا۔ کیونکہ ایک طرف صداقت کی حمایت اور دوسری طرف اپنے محسنوں کی جان کی قربانی ان متضاد تقاضوں کو دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ لیکن آپؐ نے فرمایا:۔

"چچا میں آپ کے لئے ہر تکلیف اٹھا سکتا ہوں مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ میں خدا تعالیٰ کی توحید کا وعظ اور شرک کی مذمتوں کا وعظ چھوڑ دوں پس آپ بے شک مجھ سے علیحدہ ہو جائیں اور مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیں۔"

اگر کوئی اور ہوتا تو بگڑ جاتا اور کہتا کہ میں نے ہمیشہ آپ پر احسان کئے ہیں۔ آپ نے میری ایک بھی نہ مانی۔ مگر حضرت ابوطالب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی کیفیت خوب جانتے تھے۔ اور سمجھتے تھے جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ کسی بغاوت کی بناء پر نہیں اور نہ ہی اپنے نفس کی خاطر بلکہ ان کو یقین تھا کہ سب کچھ آپؐ اپنی قوم کی خاطر سرانجام دے رہے ہیں۔ تو آپ اس جواب سے متاثر ہوئے اور بے اختیار ہو کر کہا کہ

"میرے بھتیجے جو کچھ تم کہتے ہو۔ سچ ہے۔ جا اور اپنا کام کر۔ میں اور میرے رشتہ دار تیرے ساتھ ہیں اور تیرے ساتھ مل کر ہر مصیبت کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

رشتہ داروں کے جذبات کی قربانی:

عام طور پر انسان خود تو قربانی کر لیتا ہے مگر اپنی اولاد کی خواہشات کو پورا کرنے کا ہمیشہ متمنی رہتا ہے۔ اگر والدین کو معمولی کھانا نصیب ہوتا ہے تو وہی والدین اپنے بچوں کو اعلیٰ کھانا کھلانے کے خواہشمند ہوتے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے صرف اپنے جذبات کی ہی قربانی نہیں کی۔ بلکہ اپنی اولاد کے جذبات اور خواہشات کو بھی قربانی کا بکرا بنایا۔ حالانکہ آپؐ تنگی سے ان کی خواہشات کو پورا کر سکتے تھے اور کوئی آپؐ کو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا اور کسی کو کوئی کلام بھی نہ تھا۔ باوجود ان حالات کے قومی اور مسلمانوں کی ضرورتوں کے پیش نظر آپ نے اپنی پیاری بچی کے جذبات کی قربانی دی۔ جب مسلمانوں کو ایک بڑی فتح ہوئی اور ان کی آسودگی کے حالات پیدا ہوئے تو آپؐ کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے درخواست کی کہ گھر میں کام کرتے کرتے میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ لوگوں کو اتنے اموال اور نوکر ملتے ہیں۔ مجھے بھی ایک لونڈی عنایت فرمائیں۔

اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا کہ:۔

"چھالے اس سے اچھے ہیں کہ اس مال سے تمہیں کچھ دوں۔ تم اسی حالت میں رہو کہ یہی خدا کو زیادہ پسند اور محبوب ہے۔"

دوستوں کے جذبات کی قربانی:

ہر عقلمند انسان اس بات کا ضرور خیال رکھتا ہے کہ اس کے دوستوں کے جذبات مجروح نہ ہوں اور وہ کسی وجہ سے اس سے بددلی کا شکار نہ ہو جائیں۔ پھر خاص کر ایسے انسان کا مزید یہ خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہوتا ہے کہ کہیں میرے دوستوں کے جذبات مجھ سے مجروح نہ ہو جائیں۔ کیونکہ وہ دشمنوں میں اس طرح گھرا ہوتا ہے جس طرح بتیس دانتوں میں زبان۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدل و انصاف کے قیام کے لئے اپنے دوستوں کے جذبات کی بھی قربانی کی۔ چنانچہ ایک دو واقعات اس بارہ میں بھی تحریر ہیں۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کسی یہودی سے گفتگو ہوئی۔ یہودی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دی۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا۔ انہوں نے یہودی پر سختی کی مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ حضرت ابوبکرؓ سے ناراض ہوئے اور فرمایا کہ:۔

"آپ کو حق نہ تھا کہ اس طرح اس دشمن سے جھگڑتے۔"

بظاہر یہ قربانی معمولی سی ہے لیکن عقلمند لوگ جانتے ہیں کہ ایک بادشاہ کو جبکہ وہ دشمن کے نرغے میں ہو اپنے دوستوں کے جذبات کا احترام کتنا ضروری ہوتا ہے۔ آپؐ نے دوسروں کو تکلیف سے بچانے کے لئے کبھی اپنے دوستوں کے جذبات کی پرواہ نہ کی۔

اس قسم کی دوسری مثال صلح حدیبیہ کا مشہور واقعہ ہے۔

صلح حدیبیہ کی شرائط میں سے ایک یہ تھی کہ اگر کوئی شخص مکہ سے بھاگ کر اور مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آئے گا تو اسے واپس کر دیا جائیگا لیکن اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر اہل مکہ کے پاس آئے گا۔ تو اسے واپس نہ کیا جائے گا۔ ابھی یہ معاہدہ لکھا ہی جا رہا تھا کہ ایک شخص ابو بصیر نامی مکہ سے بھاگ کر آپؐ کے پاس آیا اس کا جسم زخموں سے چور تھا کیونکہ اس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے اس کے رشتہ دار اس پر ظلم روا رکھتے تھے۔ اس شخص کے زخمی ہونے کے ساتھ وہاں پہنچنے پر مسلمانوں کے جذبات میں ہمدردی پیدا ہو گئی۔ اور دوسری طرف کفار نے بھی ایک شخص کے اس طرح آنے پر اپنی شکست محسوس کی اور مطالبہ کیا کہ معاہدہ کے مطابق اسے واپس کر دیا جائے۔ اسی وقت مسلمان کہنے لگے کہ خواہ کچھ ہو ہم ابوبصیر کو واپس نہیں جانے دیں گے انہوں نے کہہ دیا۔ ابھی تک معاہدہ نہیں ہوا اس واسطے مکہ والوں کو اس کا حق نہیں کہ اس کی واپسی کا مطالبہ کریں مگر چونکہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ فرما چکے تھے کہ ہر مرد جو مکہ سے آئے گا اسے واپس کر دیا جائے گا۔ آپؐ نے اسے واپس کرنے کا حکم دے دیا اور مسلمانوں کے جذبات کو وفائے عہد پر قربان کر دیا۔

مال کی قربانی:

انسانی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی قربانی ایک مشکل ترین مرحلہ ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اموال آنے شروع ہوئے۔ آپؐ نے انہیں قربان کرنا شروع کر دیا تھا۔ سب سے پہلے مال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ملا۔ آپؐ نے فوراً اسے غرباء کی امداد کے لئے تقسیم کر دیا۔ پھر آپؐ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو یہاں آپؐ کی شاہانہ زندگی تھی۔ پھر بھی آپؐ نے اپنے حقوق نہ لئے اور سادہ زندگی میں ساری عمر بسر کی اور غرباء کی خبر گیری کرتے رہے حتیٰ کہ آپؐ نے پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا۔ صحابہ کرامؓ کو جب یہ معلوم ہوا کہ آپؐ اپنا مال خدا کی راہ میں لٹا دیتے ہیں تو انصار نے اپنے گھروں سے بطور ہدیہ کھانا آپؐ کے گھر بھیجنا شروع کیا۔ آپؐ اکثر اس کھانے کو غرباء اور مساکین میں تقسیم کر دیتے تھے۔ جو مسجد میں دین کی تعلیم کے لئے بیٹھے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ جس دن آپؐ فوت ہوئے تو آپ کے گھر کھانے کو کچھ نہ تھا اور آپ کا ارشاد تھا:۔

"ما ترکنا صدقة"

کہ ہمارے گھر میں جو مال ہے وہ سب صدقہ کا مال ہے۔ جس کا مالک بیت المال ہے ہمارا اس میں کچھ نہیں۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی مالی قربانی کی ایک بے نظیر مثال ہے۔

(باقی)

دعائے مغفرت

میری بھابھی امۃ المنان صدیقہ زوجہ فضل کریم صدیقی مرحوم پروپرائٹر "اسماعیل سنز" بانی ہارڈویئرز راولپنڈی صدر مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک رات گیارہ بجے ۴۹ سال کی عمر میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ خوش خلق نیک پابند صوم وصلوٰۃ تھیں۔ ہمیشہ نماز جمعہ مسجد نور میں ادا کرتیں۔ وفات کے دن بھی جمعہ کی نماز مسجد نور پنڈی میں ادا کی۔ اپنے بچوں کی تربیت نہایت اعلیٰ طریقہ پر احمدیت کے رنگ میں کی۔

مرحومہ مکرم محمد اسماعیل صدیقی آف قادیان کی بڑی صاحبزادی تھیں اپنے پیچھے ۵ لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔

۱۹ اپریل کو نماز جنازہ مولانا عبدالمالک خان صاحب نے بعد نماز عشاء پڑھائی۔ اس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر راقم الحروف نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ مقام اور اپنا قرب عطا فرمائے آمین۔ اور مرحومہ کے غمزدہ بچوں اور عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

جن احباب نے ہم سے تعزیت کی۔ ہم لوگ ان تمام کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزائے خیر دے۔ آمین!

(محمد یوسف ابن محمد امین تاجر کتب مرحوم۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری سابق مبلغ انڈونیشیا، ملائشیا و سنگاپور کے

مختصر حالاتِ زندگی

(مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری (ابن مولانا مرحوم) کراچی)

میرے والد محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری ۲۰ مارچ ۱۹۸۰ء کو قریباً چھ بجے شام حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔
انا للہ وانا الیہ راجعون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے دوسرے دن یعنی ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء کو مغرب کی نماز سے آدھ گھنٹہ قبل آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ سے قبل حضور نے آپ کا چہرہ دیکھا اور اس پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا۔ نماز جنازہ کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دارالقضاء صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی۔

خاکسار نماز جنازہ سے صرف دس منٹ قبل ربوہ پہنچا۔

نماز مغرب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے میرے ماموں محترم قاری محمد امین صاحب اور خاکسار سے تعزیت فرمائی۔

مرحوم کنجاہ ضلع گجرات میں ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے۔ چغتائی خاندان سے آپ کا تعلق تھا۔ والد محترم کا نام برکت اللہ تھا آپ کے والد محترم نے دو بیٹوں میں سے ایک بیٹا خدمتِ دین کے لئے وقف کیا آپ کے چھوٹے بھائی کا نام محمد حسین تھا جو فوج میں ملازم تھے اور دوسری جنگِ عظیم کے بعد سے واپس نہیں آئے۔

چوتھی جماعت میں کنجاہ کا سکول چھوڑ کر والد محترم نے آپ کو محترم مولانا امام الدین صاحب رض آف گولیکی کے سپرد حصولِ تعلیم کے لئے کیا، ڈیڑھ دو سال تک آپ نے ان سے قرآنِ پاک مع ترجمہ و دینی تعلیم حاصل کی۔ محترم مولانا امام الدین صاحب آف گولیکی جب آپ کو قادیان لائے تو محترم قاری غلام یٰسین صاحب رض نے اپنے گھر میں ذکر کیا کہ کنجاہ سے ایک لڑکا آیا ہے۔ محترم قاری صاحب رض کی بیگم صاحبہ کی دادی صاحبہ چونکہ کنجاہ ضلع گجرات کی رہنے والی تھی اس گاؤں کے تعلق کی بناء پر آپ نے کہا کہ اسے گھر لے آئیں۔ چنانچہ آپ جب گھر پہنچے تو محترم قاری صاحب رض کی بیگم صاحبہ (جن کا نام محترمہ جنت بی بی ہے آپ بھی صحابیہ تھیں اور اس وقت ان کی عمر ۹۱ سال ہے اور ربوہ میں ان کا قیام ہے) نے ان کو اپنے گلے لگایا آپ نے قاری صاحب رض سے کہا کہ چونکہ یہ لڑکا میری دادی کے گاؤں کا رہنے والا ہے اس لئے اس کے پڑھانے اور دیگر انتظامات ہم خود کریں گے۔ پھر انہوں نے گھر میں رہنا شروع کر دیا۔ اور یہاں گھر کے دوسرے بچوں کی طرح ان کی پرورش شروع کی۔

محترم قاری صاحب رض نے بھی ان کو دینی تعلیم دینی شروع کی اور اس وقت آپ کی عمر تقریباً دس بارہ برس کی تھی۔ آپ کو ۲۲-۱۹۲۱ء میں مدرسہ احمدیہ میں داخل کروایا گیا۔ خاص توجہ سے جب محترم قاری صاحب رض نے ان کو دینی تعلیم سے نوازا۔ تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ نے ایک سال میں دو دو کلاسیں بھی پاس کیں ۱۹۲۸ء میں، آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ہم جماعت ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ بعدہ محترم قاری صاحب رض کی صاحبزادی محترمہ رضیہ بیگم (مرحومہ) سے حضرت مصلح موعود رض کی اجازت سے آپ کی شادی ہوئی تھی۔ والد محترم پیدائشی احمدی تھے والد محترم مولانا محمد صادق صاحب رض کے والد محترم بریلی اور پیلی بھیت میں جنگلات کے ٹھیکیدار تھے اور حکمت بھی کرتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول رض کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ بہت نیک نڈر اور دلیر تھے۔ اس وقت احمدیت کی سخت مخالفت کا ان کو سامنا تھا کسی نے ان کو مشورہ دیا کہ آپ احمدیت کا نام نہ لیں اور اپنے آپ کو احمدی نہ بتایا کریں۔ آپ اس مشورہ کے بعد چھتری پر اپنا نام "برکت اللہ احمدی" لکھوا کر عام پھرتے رہتے تھے۔

پہلی مرتبہ آپ ۶ نومبر ۱۹۳۰ء کو سماٹرا روانہ ہوئے اور ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو واپس آئے۔ دوسری مرتبہ ۲۳ مارچ ۱۹۳۸ء معہ اہلیہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت محترم قاری غلام یٰسین صاحب رض صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سماٹرا گئے اور ۲۹ اپریل ۱۹۴۷ء کو قادیان واپس آئے۔ جاتے وقت دو بچے ساتھ لے کر گئے۔ واپسی پر کل بچوں کی تعداد دو تھی تیسری مرتبہ ۳ دسمبر ۱۹۴۹ء کو آپ ربوہ سے سنگاپور اور ملایا گئے۔ آپ ربوہ سے جانے والے پہلے مبلغ تھے اور حضرت مصلح موعود رض خود الوداع کہنے سٹیشن پر تشریف لائے۔ ۷ مارچ ۱۹۵۷ء کو واپس آئے۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو پھر ملائیشیا کے لئے روانہ ہوئے۔ اور اگست ۱۹۶۲ء کو ربوہ واپس تشریف لائے۔ تھوڑا ہی عرصہ بعد آپ کراچی میں مبلغ مقرر ہوئے یہاں آپ نے قریباً دو سال کام کیا ۱۹۶۴ء کو آپ کو انچارج صیغہ زود نویسی مقرر کیا گیا۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر انڈونیشیا روانہ ہوئے۔ اور ۲۴ اپریل ۱۹۷۴ء کو واپس ربوہ پہنچے۔ سنگاپور میں قیام کے دوران حضرت مصلح موعود رض کے ارشاد پر تبلیغی امور کی سرانجام دہی کے علاوہ آپ نے ایک سال کے اندر ملائیشیا زبان میں قرآن پاک کا مکمل ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔

غیر ممالک میں آپ نے متعدد نئی جماعتیں قائم کیں۔

حال ہی میں آپ نے ایک کتاب بعنوان "نبی اور رسول" تحریر فرمائی۔ جو قریباً ۶۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس وقت زیر طباعت ہے۔ سنگاپور اور ملائیشیا میں ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۶ء کے قیام کے دوران وہاں عیسائیوں سے ایک مباحثہ دو دن مسلسل ہوتا رہا جس کے متعلق ایک مشہور عرب شیخ علوی بن شیخ اللہادی نے شائع کرایا۔ کہ "میں بوڑھا ہو گیا ہوں میں نے کبھی ایسا کامیاب مباحثہ نہیں سنا" اس مباحثہ میں اسلام کو بڑی نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

۲۳ جولائی ۱۹۵۱ء کو کوالالمپور میں ایک دفعہ سلطان ملائیشیا ہشام الدین عالم شاہ نے آپ کا مناظرہ علماء ریاست سلانگور کے ساتھ کروایا۔ جو اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہا۔ مناظرہ کی صدارت سلطان نے خود فرمائی۔ اور آخر میں فرمایا تھا کہ "ہم نے احمدیوں کے عقائد میں کوئی غلطی نہیں پائی"

والد صاحب محترم نے دو شادیاں کیں پہلی بیوی محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ مرحومہ سے آپ کے تین لڑکے خاکسار عبدالرشید سماٹری معتمد مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد افسر نیشنل بینک کراچی، عبدالودود اور عبدالباسط کراچی اور تین لڑکیاں صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالغفور صاحب بھٹی وصدر لجنہ کنری، صادقہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد عقیل صاحب، ثریا بیگم اہلیہ احسان الحق صاحب سرگودھا ہیں۔

دوسری اہلیہ کے بطن سے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا عزیزم صداقت احمد ہے جو اس وقت فرسٹ ایئر میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب محترم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو آمین۔

لجنات توجہ فرمائیں

لجنہ اماء اللہ کے امتحان معیار سوم میں کتاب سیرت خیر الرسل از حضرت مصلح موعود شامل ہے۔ یہ کتاب چونکہ ختم ہو چکی ہے اس لئے متبادل کتاب رازِ حقیقت از حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو مطالعہ کتب میں بھی شامل ہے) مقرر کی جاتی ہے۔ پرچہ امتحان میں دونوں کتب سے سوال آئیں گے جس کتاب کی تیاری کی ہو اسی کے سوال حل کئے جائیں

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضلع بہاولنگر کی مجالس کے لئے

ضروری اعلان

مورخہ ۲ مئی ۱۹۸۰ء بروز جمعہ بوقت ۱۰ بجے دن بمقام چک ۱۹۶/۷ آر نزد رفیق آباد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر کی ایک ضروری میٹنگ ہو رہی ہے۔

تمام قائدین کرام اور عہدیداران خدام الاحمدیہ وقت مقررہ سے قبل چک ۱۹۶/۷ آر میں تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(نذیر احمد خادم قائد ضلع بہاولنگر ...
پ.و. خاص ضلع بہاولنگر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ ۲۰ر اگست تا ۳۱ر اگست ۱۹۷۹ء میں تعمیر مساجد کے فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مکرمہ	صفیہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ بابو نذیر احمد صاحب معرفت محترمہ سلطانہ عزیز صاحبہ	۱۰٫۰۰	روپے
〃	محترمہ بی بی صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب خادم دارالصدر غربی ربوہ	۱۰٫۰۰	〃
〃	کلثوم بیگم صاحبہ کان نیر ضلع جہلم	۲۰٫۰۰	〃
مکرم	شمیم الدین صاحب کارکن دفتر ناظر اعلیٰ ربوہ	۱۰٫۰۰	〃
مکرمہ	امۃ الحفیظ صاحبہ دارالصدر شمالی	۱۰٫۰۰	〃
〃	بشریٰ سلطانہ صاحبہ 〃 غربی	۱۰۰٫۰۰	〃
〃	سعیدہ زکیہ صادقہ صاحبہ 〃	۱۵۰٫۰۰	〃
مکرم	بشیر محمد صاحب صراف چنیوٹ ضلع جھنگ	۱۰٫۰۰	〃
〃	عبدالرحمٰن صاحب ملک دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰٫۰۰	〃
〃	ایم محمد اقبال صاحب احمد آباد جنوبی ضلع سرگودھا	〃	
〃	چوہدری حسن محمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ	۵۰٫۰۰	〃
〃	میاں لطیف احمد صاحب گولبازار 〃	۱۰۰٫۰۰	〃
〃	خورشید احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰٫۰۰	〃
مکرمہ	امۃ القیوم صاحبہ بنت بشیر احمد صاحب نظام دارالرحمت وسطی ربوہ	۲۵٫۰۰	〃
مکرم	رانا عطاء اللہ صاحب خوشاب ضلع سرگودھا	۲۰٫۰۰	〃
مکرمہ	اہلیہ صاحبہ محمد طفیل صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۵۰٫۰۰	〃
مکرم	علیم الدین صاحب واہ چھاؤنی ضلع راولپنڈی	۱۱٫۰۰	〃
	لجنہ اماء اللہ چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ	۱۰٫۰۰	〃
〃	حبیب اللہ صاحب گوندل دارالعلوم غربی ربوہ	۲۵٫۰۰	〃
	جماعت احمدیہ چک ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد	۱۵٫۰۰	〃
〃	ملک محمد حیات صاحب احمد آباد جنوبی ضلع سرگودھا	۲۰٫۰۰	〃
〃	چوہدری فرزند علی صاحب رحمت بازار ربوہ	۱۰۰٫۰۰	〃
〃	محمد سلیم صاحب دیپالپور ضلع ساہیوال	۱۰٫۰۰	〃
〃	لئیق احمد صاحب طاہر ابن مولوی بدرالدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	۱۰۰٫۰۰	〃
مکرمہ	خالدہ صاحبہ آغا سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰٫۰۰	〃
〃	سیدہ تجمل حسین صاحبہ لطیف آباد حیدرآباد سندھ	۲۰۰٫۰۰	〃

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ایک روزہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ قیادت نور راولپنڈی کی ایک روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۷ر مارچ ۱۹۸۰ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء مسجد نور میں منعقد ہوئی۔ کلاس کا افتتاح مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب قائد مجلس نے فرمایا۔ سب سے پہلے خدام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اسلامی اصول کی فلاسفی، کشتی نوح اور برکات الدعا کا مطالعہ کیا۔ اس کے بعد اجتماعی طور پر نوافل ادا کئے گئے۔ نوافل میں غلبہ اسلام حضرت اقدس کی درازئ عمر اور صحت کے لئے، مبلغین احمدیت کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ بعد ازاں مکرم انعام الحق صاحب کوثر مربی سلسلہ نے ایک گھنٹہ کی تعلیمی کلاس سے خطاب کیا اور اختلافی مسائل قرآن پاک اور احادیث نبوی سے دلائل دیئے۔ خطاب کے اختتام پر تمام خدام نے رات مسجد میں گذاری۔ صبح نماز تہجد کے وقت دوبارہ بیدار ہوئے اور نماز تہجد ادا کی اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک پر نفلی روزہ رکھا گیا اور سحری کروائی گئی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد خدام کا اجلاس عام ہوا جس سے مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ممبر؟ جماعت احمدیہ راولپنڈی، مکرم انعام الحق صاحب کوثر مربی سلسلہ، مکرم محمد عظیم قریشی صاحب قائد ضلع اور مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب قائد مجلس نے خطاب کیا۔ آپ سب نے خدام کی اس تربیتی کلاس پر خوشی کا اظہار کیا اور مفید نصائح فرمائیں۔ اجلاس کے بعد تمام خدام نے تلاوت قرآن پاک کی اور اجتماعی دعا کی۔ بعد ازاں دعا کے بعد تربیتی کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

بقیہ:- شام کو مغرب کی نماز میں تمام خدام دوبارہ اکٹھے ہوئے اور افطاری کی۔ سحری و افطاری کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ قیادت نور کی طرف سے کیا گیا۔ تربیتی کلاس میں ۴۵ خدام اور ۲۰ انصار شامل ہوئے۔

(معتمد قیادت نور مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

قرارداد تعزیت از طلبائے سابق جامعہ احمدیہ

مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ کے اراکین اپنے سالانہ اجلاس منعقدہ ۳، ۴ ۸۰ء میں گذشتہ سال کے دوران وفات پا جانے والے طلبائے سابق مکرم محمد شفیق قیصر صاحب سابق مبلغ یوگنڈا، مکرم نصیر احمد خان صاحب سابق مبلغ لیبیریا؟ مغربی افریقہ، مکرم مولوی محمد احمد نعیم مربی سلسلہ احمدیہ اور حضرت مولانا محمد صادق صاحب سماٹری مبلغ انڈونیشیا کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ محمد شفیق صاحب قیصر بیماری کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ آپ قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں سنگا پور ملائیشیا کینگ کانگ تشریف لے جا رہے تھے۔

مکرم نصیر احمد خان صاحب کچھ عرصہ سے دل کے مریض تھے۔ آپ جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء کے فرائض ادا کرنے کے دوران اچانک دل کے حملہ کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ کو سیرالیون اور گھانا میں بھی تبلیغ اسلام کی توفیق ملی۔

مکرم محمد احمد صاحب نعیم کی وفات بھی اچانک اور ناگہانی تھی۔ آپ صرف دو تین دن کی علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ آپ نے ساری عمر خدمت سلسلہ میں گذاری اور ... کے بعد آپ کی اچانک وفات ہوئی۔

حضرت مولانا محمد صادق صاحب سماٹری سلسلہ کے بزرگ اور قدیم خادم تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہم جماعت تھے آپ سلسلہ کے جیّد عالم تھے اور عربی علوم میں بڑی دسترس رکھتے تھے آپ کی اچانک وفات بھی بے حد صدمہ کا موجب ہوئی۔ مجلس طلباء سابق کو آپ کی ہمیشہ سرپرستی حاصل رہی۔

ہم ان چاروں طلباء سابق کے درجات کی بلندی کے لئے خدا کے حضور دست بدعا ہیں خدا تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

(ہم یکے طلبائے سابق جامعہ احمدیہ)

ضروری اعلان

ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۳۰ر مئی بروز جمعہ ۱۹۸۰ء کو انشاء اللہ منعقد ہوں گے۔ تمام لجنات کی سیکرٹری ناصرات مطلوبہ پرچوں کی تعداد جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوا دیں۔ (شکریہ)

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

مطالعہ کتب

ماہ شہادت/اپریل میں خدام کے مطالعہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مقرر ہے خدام اس کا مطالعہ کریں۔ ماہ مئی میں مطالعہ کی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" مقرر ہے۔

مقالہ نویسی

عنوان:- غزوہ احزاب، حجم دس ہزار الفاظ۔

نقد انعامات:- اول ۱۰۰۰/- روپے، دوم ۵۰۰/- روپے، سوم ۳۰۰/- روپے

آخری تاریخ:- ۳۱ر جولائی ۱۹۸۰ء ہے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہے اور صاحب فراش ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(فیاض محمد خان کرمانی دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

دوا تدبیر ہے اور دعا
اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کے لئے
مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

مرگی کیور
EPILEPSY CURE

کیپسول نمبر ۱ ۲۰۰ پوٹینسی	۱/۵۰
″ نمبر ۲ ۱۰۰۰ ″	۳/-
″ نمبر ۳ ۱۰ ہزار ″	۴/۵۰
″ نمبر ۴ ایک لاکھ ″	۶/-
	۱۵/-
ڈاک خرچ و پیکنگ	۵/-

ایک سو گیارہ کیورز (CURES) کا مفصل لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل کمپنی)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۷/۶۰۶

ضروری اعلان! احباب متوجہ ہوں
مورخہ ۶ تا ۸ مئی ۱۹۸۰ء بروز منگل، بدھ، جمعرات کو مکرم حکیم انوار جان صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے ہاتھوں سے قائم ہونے والے واحد ادارہ "دواخانہ حکیم نظام جان" کے نگران اور حضرت حکیم نظام جان کے صاحبزادہ ہیں اپنے مریضوں کی سہولت کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں ۸/۱ بجے صبح سے ۹ بجے شام تک پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود میں ضرورت مند مریضوں اور خواہش مندوں کو مشورہ دیں گے۔ گوجرانوالہ جانے کی کوفت اور خرچ بچائیں۔
پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ
(فون نمبر ۴۰۶ سے معلومات حاصل کریں)

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے لائق صد اعتماد ادارہ
الکیمسٹس فون ۴۱۶۶۴
EL-KEMISTS
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹ برائے واپڈا، ریڈیو پاکستان، پاکستان اٹامک انرجی کمیشن، پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن، پی، آئی، ڈی، اے اور آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن،
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

سیلسلہ عالیہ احمدیہ عید السلام مبارک
انوار برادرس جنرل اسٹور
مین بازار ڈرگ کالونی ٹ کراچی ۲۵،
جنرل اسٹور کا تمام سامان
ہم نہایت مناسب قیمت پر دستیاب کر رہے ہیں۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارے
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور
سپر
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
لشر لیف لائیے
فون نمبر ۶۰۳۳۰ / ۵۳۴۳۰ رہائش ۶۲۹۳۰ : فیکٹری رچنا ٹاؤن ۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

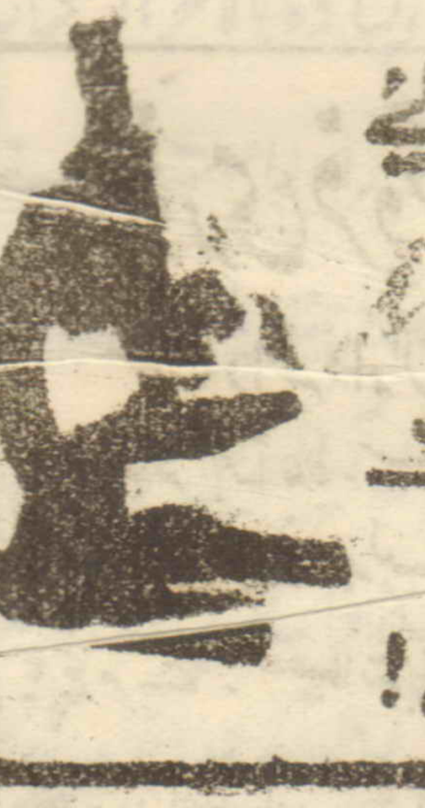
ہر قسم کا سامان سائنس اچھی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

دوکان برائے فروخت
فیصل آباد اندرون شہر اور کاروباری علاقہ میں احمدیہ مسجد فضل کے سامنے فون موجود بجلی کے سنگل فیز اور تھری فیز میٹر نصب شدہ۔ فوری قبضہ خواہشمند احباب نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ ڈاک سے یا فون پر یا بالمشافہ ملیں۔
ع۔ آر سیکو ٹریڈرز رضا بن بازار
فیصل آباد۔ فون نمبر ۲۸۳۱۵

ضرورت ہے
خلیل پولٹری فارم محلہ دار الفضل ربوہ میں ایک گھر میں کام کرنیوالے پانچ پاس نوجوان ملازم کی ضرورت ہے، کھانے کے علاوہ ۳۰۰/- روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔
مینیجر
خلیل پولٹری فارم ربوہ

درخواستِ دعا

مکرم برادرم سیٹھ عزیز احمد صاحب مختار عام (حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ) کا لاہور میں ہرنیا کا اپریشن ۲۴ اپریل ۱۹۸۰ء کو ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم سیٹھ صاحب کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری محمد یوسف ناصر واقف زندگی کوارٹرز تحریک جدید ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی والدین ایک وعدہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی والدین کو ان کے امسال امتحان دینے والے بچوں کے متعلق ایک وعدہ اور عہد کرنے کا پابند کیا ہے۔ اس عہد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

احمدی والدین یہ وعدہ کریں کہ وہ نگرانی کریں گے کہ امسال ان کے امتحان دینے والے تمام بچے اور بچیاں نتیجہ نکلنے پر حضور کی خدمت میں خط لکھیں گے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

کی طرف سے ضروری اعلان

سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد فرمودہ خطبات نکاح کو کتابی شکل میں "خطبات محمود جلد سوم" کے نام سے شائع کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض خطبات شامل کتاب نہ ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

ادارہ کی طرف سے یہ کوشش تو کی گئی تھی کہ خطبات نکاح کے متن جو سلسلہ کے اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان سب کو شائع کیا جائے۔ تاہم بعض خطبات کا نظر انداز ہو جانا ممکن ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن احباب کو نظر انداز شدہ خطبات کا علم ہو وہ ان خطبات کی اشاعت سے متعلقہ اخبار کا حوالہ دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں۔ بلکہ زیادہ بہتر ہوگا کہ اگر ممکن ہو سکے تو اخبار متعلقہ کے خطبہ والے حصہ کی فوٹو سٹیٹ بھجوا دیں۔

ضروری تحقیق کے بعد نظر انداز شدہ خطبہ (یا خطبات) کتاب کی آئندہ اشاعت میں شامل کر لئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

۳۰ اپریل شہادت یاد رکھیں

۳۰ اپریل شہادت کو جماعتوں کے بجٹ ختم ہو رہے ہیں۔ عہدہ داران سے گزارش ہے کہ اس عرصہ میں دعائیں کرتے ہوئے چندہ جات کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرمائیں اور مخلصین جماعت سے گزارش ہے کہ از راہ کرم ۳۰ شہادت / اپریل سے قبل چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کے بقایا جات ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۵ کو عزیزم شاہ محمود ملک ابن ملک عنایت اللہ صاحب ۱۹۲ ایف بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ شکیلہ زاہدہ صاحبہ بنت مولانا محمد سلیم صاحب سابق مربی سلسلہ ۱۹۰ پارک سٹریٹ کلکتہ ۱۰،۰۰۰ روپیہ حق مہر پر مکرم آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے کامیاب کرے۔ اور ثمرات حسنات سے نوازے۔

عطاء الرحمٰن قریشی ۱۰۱ کینال پارک گلبرگ ۱۱ لاہور

زکوٰۃ امام وقت کے پاس آنی چاہیئے

کسی صاحب نصاب فرد یا عہدہ دار جماعت کے لئے واجب نہیں ہے کہ وہ زکوٰۃ کی کوئی رقم یا اس کا کچھ حصہ از خود کسی جگہ خرچ کرے۔ اگر کسی صاحب نصاب کے نزدیک اس کا کوئی غریب رشتہ دار یا کوئی اور مقامی شخص امداد کا مستحق ہو تو صاحب نصاب دوست کو چاہیئے کہ وہ اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ ان میں تقسیم کرنے کے لئے حضور اقدس سے قبل از وقت منظوری حاصل کر لے۔ کیونکہ زکوٰۃ دینے والے یا زکوٰۃ جمع کرنے والے کا کوئی تصرف نہیں ہوتا۔ زکوٰۃ کی تقسیم کا حق صرف امام وقت کا ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ضروری اعلان

حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۷۹ء نظارت ہذا نے ۲۰ مارچ ۱۹۸۰ء کو تمام جماعتوں کو سہ ماہی رپورٹ فارم ارسال کئے۔ اور پندرہ روز کے اندر اندر ان کی واپسی کی تاکید کی گئی۔ لیکن ابھی تک بعض جماعتوں نے ان کی واپسی کا اہتمام نہیں کیا۔ حالانکہ یہ امر ان کی خصوصی توجہ کا محتاج ہے۔

جماعتوں کو پھر ان کی واپسی کی تاکید کرتے ہوئے امید کی جاتی ہے کہ جماعتوں کی طرف سے سہ ماہی رپورٹ فارموں کی واپسی میں اب مزید تاخیر نہیں ہوگی۔ براہ کرم جلد از جلد مرسلہ فارم نظارت ہذا کو واپس بھجوائیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

(نائب ناظر اعلیٰ ربوہ)

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان رحمہ اللہ
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ (بالمقابل ایوان محمود)
ربوہ میں ہر ماہ کی آخری جمعرات اور جمعہ کو مطب فرمایا کریں گے۔ ربوہ اور اس کے قرب و جوار کے مریض ان دو دنوں میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
جمعرات تین بجے بعد دوپہر سے شام چھ بجے تک اور جمعہ صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک۔
مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ

قادیان کا قدیمی محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے
عبدالقادر ابن ماسٹر مامون خان صاحب
گولبازار ربوہ

فوری فروخت
مکان واقعہ دارالرحمت ۳ کمرے باورچی خانہ۔ برآمدہ۔ سٹور۔ فلش سسٹم باتھ۔ بجلی۔ پانی۔ بر لب پختہ سڑک۔ رقبہ پانچ مرلے۔ تفصیلات کے لئے
شہباز اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر
نزد ریلوے کراسنگ۔ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون ۶۲۲

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

احمد اسٹیٹس مارکیٹ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۲۵
ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ